شریف آدمی

ڈاکٹر وسیم صدیقی
10/8th Road North
Ahmadi - 61008
Kuwait

آہستہ چلاؤ تم بہت تیز ڈرائیو کر رہے ہو۔ اس کی بیوی نے اسے تیسری بار سمجھانے کی کوشش کی۔ سمجھا کرو چار بجنے سے پہلے Embassy پہنچنا ضروری ہے ورنہ پھر visa کا Counter بند ہو جائے گا۔ آج Visa کا فارم جمع کر دینا ضروری ہے۔ کوئی ضروری نہیں تم Speed کم کرو۔ ۱۲۰ کلو میٹر کے زون میں تم ۱۶۰ تک چلا رہے ہو۔ بہر حال وہ چار بجے سے پہلے Embassy پہنچ گئے تھے اس نے ٹوکن لیا اور دونوں کنارے کی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ Indian Embassy میں بہت بھیڑ تھی۔ وہ اپنی باری کا انتظار کرنے لگا۔ کمال ہے اپنے ہی ملک جانے کے لیے Visa لینا پڑتا ہے وہ بڑا بڑایا تھا۔ یہ تو تمہیں Australian Citizenship لینے سے پہلے سوچنا تھا۔ ۱۵ سال پہلے وہ لوگ Australian Citizen بن چکے تھے۔ اس سلسلہ میں انہیں ہندوستانی شہریت چھوڑنی پڑی تھی اور اب انہیں ہندوستان آنے کے لیے Visa لینا پڑتا تھا۔ وہ یہی سب سوچ رہا تھا کی ایک دم سے کچھ شور اٹھا۔ پتہ چلا ایک کاونٹر پر بیٹھے ہوئے کلرک کا کسی آدمی سے کچھ اختلاف ہو گیا تھا۔ اس کا پاسپوٹ بوسیدا ہو چکا تھا اور وہ کلرک اس سے دوسرا پاسپورٹ بنوانے کے لیے کہہ رہا تھا۔ بہر حال اب چیخنے چلانے کی آوازیں ختم ہو گئی تھیں۔ لگتا ہے معاملہ سلجھ گیا۔

اس کا نمبر آ گیا تھا وہ جلدی سے کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔ اس نے اپنا اور اپنی بیوی کا Australian passport کاونٹر کے پیچھے بیٹھے کلرک کو visa form کے ساتھ پکڑا دیا تھا۔ ۲۶ دنیار ہوئے۔ اس کلرک نے بتایا۔ بہت بہتر اُس نے ۲۶ دینار نکال کر دے دیے۔ آپ لوگ Australia سے آئے ہیں کویت میں کیسا لگ رہا ہے۔ اس نے دینار گنتے ہوئے پوچھا تھا۔ ہاں اچھا لگ رہا ہے یہاں Tax بھی نہیں دینا پڑتا اس نے جواب دیا تھا۔ وہ اس کلرک کے اس طرح بات کرنے سے خوش تھا۔ ورنہ اسے ڈر تھا کی فارم میں یا فوٹو کے سائز میں کوئی غلطی نکال کر اسے دوبارہ آنے کو نہ کہہ دیکر وہاں سے نکل ہی رہا تھا کی پھر بہت زور کا شور اُٹھا تھا۔ ابے تیری تو۔۔۔ ایک آدمی ایک دوسرے آدمی کا کالر پکڑے ہوئے تھا۔ دونوں ہی لباس اور شکل سے شریف لگ رہے تھے۔ دیکھے دیکھے کالر چھوڑیے وہ آدمی بہت گھبرایا ہوا تھا۔ میں کچھ نہیں کیا۔ لیکن دوسرے آدمی پر جیسے جنون تاری تھا وہ اس آدمی کا کالر پکڑے پکڑے اسے لائن سے باہر گھسیٹ لایا تھا۔ اب وہ اپنا بریف کیس زمین پر رکھ کر اسے باقائدہ مارنے والا تھا۔ اس سے پہلے کے وہ اس پر ہاتھ چھوڑتا میں وہاں پہنچ گیا۔ کیا بات ہے اس طرح سے تم کسی کو نہیں پیٹ سکتے میں اس آدمی کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ جناب یہ میری بیوی کو آنکھ مار رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا یہ آدمی جو یہاں پاسپورٹ وغیرہ کے چکر میں آیا ہے اپنا ملک چھوڑ کر کویت میں نوکری کر رہا ہے اس کو کوئی کام نہیں کی سب کی بیویوں کو آنکھ مارتا پھرے۔ اب اس آدمی کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ وہ اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے چل دیا تھا۔ اسکے پیچھے وہ صاحب بھی چلے گئے تھے جو شکل سے شریف آدمی لگ رہے تھے لیکن اس پر آنکھ مارنے الزام لگا تھا۔

یہ تم ہر جگہ کیوں بھڑ جاتے ہو۔ تمہیں اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت تھی۔ اب میری بیوی پھر مجھ پر بگڑ رہی تھی۔ اگر میں دخل نہیں دیتا تو یہ شریف آدمی بلاوجہ پٹ جاتا۔ تمہیں کیسے معلوم ہیکہ یہ شریف آدمی ہے اوراس نے آنکھ نہیں ماری ہوگی۔ دیکھ ڈارلنگ مجھے آدمیوں کا بہت تجربہ ہے۔ وہ یہاں اپنے پاسپورٹ وغیرہ کے کام سے آیا ہوگا، اگر اسے یہیں سب کرنا تھا تو وہ یہاں کیوں آتا۔ کسی بڑے Shopping Centre میں جاتا۔ جسے جی چاہتا آنکھ مارتا۔ اچھا چھوڑو اب چلو۔ دونوں embassy سے باہر آگئے تھے۔ کافی تیز دھوپ تھی وہ تیزی سے پارکنگ تک پہنچ کر کار میں بیٹھ گئے تھے دونوں گھر لوٹ کر آگئے تھے۔ تھوڑی دیر میں اس کی بیوی چائے بنا کر لے آئی تھی ۔ کیا ہنگامہ تھا embassy میں۔ میں تو بہت گھبرا گئی تھی۔ کوتیوں کے سامنے تو آواز نہیں نکلتی وہاں Embassy میں کیا شور غل ہنگامہ مچائے ہوئے تھے۔ پلیز اب تم دوسروں کے معاملہ میں دخل نہیں دینا وہ دبولی تھی۔ میں اگر دخل نہیں دیتا تو وہ شریف آدمی وہاں پٹ جاتا۔ شیرف آدمی شریف آدمی۔ یہ تم نے کیا شریف آدمی کی رٹ لگا رکھی ہے۔ تمہیں کیسے معلوم وہ شریف آدمی تھا۔ دیکھو ڈیر میں تم سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ مجھے آدمیوں کی بہت پہچان ہے وہ شریف آدمی نہیں تھا، اس کی بیوی نے کہا، کیا مطلب

ہاں اس نے وہاں مجھے بھی آنکھ ماری تھی۔

نہیں ارے وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکا۔ پہلی بار اسے کسی آدمی کو پہچاننے میں کوئی غلطی ہوئی۔

اسکی بیوی کی آنکھوں میں کئی روز سے جلن اور تکلیف کا احساس تھا۔ آج وہ اسے لے کر ڈاکٹر نعمان کی clinic پہنچا۔ ڈاکٹر نعمان آنکھوں کے specialist تھے اوراس کے دوست بھی۔ ڈاکٹر نعمان کے پاس کوئی شخص بیٹھا ہوا تھا۔ ڈاکٹر نعمان نے دونوں کا اُٹھ کر استقبال کیا اور بولا ان سے ملو یہ ہیں روی ملہوترا یہاں KNPC میں Engineer ہیں۔ میں نے روی ملہوترا سے ہاتھ ملایا لگ رہا تھا کہ میں نے اسے کہیں دیکھا ہے پھر میں نے اس سے پوچھ ہی لیا کہ لگتا ہے کہ ہم کہیں ملے ہیں۔ روی ملہوترا بولا جی ہاں میں آپ کو پہچان گیا۔ اس دن Indian Embassy میں آپ نے مجھے بہت خراب Situation سے بچایا تھا۔ جب ایک آدمی مجھے پیٹنے کے لیے تلہ ہوا تھا۔ ارے تو آپ وہ ہیں۔

میں بھی اب اسے پہچان گیا تھا۔

ڈاکٹر نعمان بولے یہ روی کا بھی عجیب معاملہ ہے اس کے بائیں آنکھ میں Secretion ضرورت سے زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کی بائیں آنکھ بار بار جھپکتی ہے۔ اس کا علاج آپریشن ہے، جس کو کرانے سے روی ڈرتا تھا۔ لیکن آج تیار ہوگیا۔ لگتا ہے ادھر عورتوں نے اس کی کافی خاطر طواضع کی۔ حالانکہ یہ بہت شریف آدمی ہیں ڈاکٹر نعمان ہنستے ہوئے بولے۔

......☆......